نقش آغاز　　راشد الحق سمیع حقانی

سرحد اسمبلی سے شریعت بل کی منظوری ایک عہد ساز واقعہ مگر حزم واحتیاط کی ضرورت

2 جون 2003ء پاکستان اور صوبہ سرحد کی تاریخ کا ایک اہم دن ثابت ہوا کہ اس دن متحدہ مجلس عمل کی صوبائی حکومت نے اسمبلی سے شریعت بل کو بغیر کسی اپوزیشن ممبر کے اختلاف و اعتراض کے ایک متفقہ قرارداد کی صورت میں منظور کیا اور یوں نظریہ و تخلیق پاکستان کے ایک اہم ترین مقصد کی جانب اہم پیش رفت ہوئی۔ اس موقع پر خداوند کریم کا جتنا بھی شکر امتنان ادا کیا جائے وہ کم ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء

ہم اس موقع پر متحدہ مجلس عمل کے قائدین وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد، صوبائی اسمبلی کے ممبران اور شریعت کمیٹی کو مبارکباد و خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

تحریک پاکستان اور تقسیم ہند کے وقت مسلم لیگ کا صرف یہی ایک نعرہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ، چنانچہ مسلمانانِ برصغیر نے اس نعرے کی بنیاد پر تخلیق پاکستان میں وہ بنیادی کردار ادا کیا جو کہ اب تاریخ کا ایک سنہرا اور زرین باب بن چکا ہے۔ اس وقت مسلم لیگی لیڈر اور قائدین یہ کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں کیلئے ایک ایسی آزاد وخودمختار مملکت کی ضرورت ہے جس میں اسلام کا نظامِ عدل وانصاف اور قرآنی قانون نافذ ہو، جہاں مسلمان اپنی مرضی سے اپنے دینی قوانین پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزار سکیں۔ گویا یہ ایک بھرپور اسلامی اور نظریاتی ملک ہوگا۔ اُس وقت اس کے ساتھ لبرل اور سیکولر کے لاحقے وسابقے نہیں تھے جو کہ آج کل بعض حلقے اور خود صدر پاکستان جنرل مشرف مختلف تقریبات میں گاہے بگاہے اظہار کرتے رہتے ہیں جو کہ سراسر تاریخی اعتبار سے غلط ہے۔

چنانچہ خالص نظریاتی مملکت کی بنیاد پر دنیا کے نقشہ پر پاکستان کی صورت میں یہ مملکت خداداد ابھری اور اُس وقت یہ صرف مسلمانوں کی امید نہیں بلکہ ان کا یقین کامل تھا کہ اب اس نئی مملکت میں شریعت کی بہاریں آئیں گی اور جس مقصد کیلئے لاکھوں مسلمانوں نے خون کا نذرانہ دیا تھا ان کی روحیں عالم علیین میں اس کے نفاذ کے بعد آسودہ ہوں گی۔ لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ...... اور کچھ عرصہ کے بعد ہی انہیں اندازہ ہو گیا تھا اور یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ

یہ داغ داغ اجالا یہ شب گزیدہ سحر　　وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

۱۹۴۷ء سے لے کر ۲۰۰۳ء تک منزل کا حصول تو دور کی بات ہے وہ ''منزل مراد'' بھی آنکھوں سے اوجھل ہوگئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آج مملکت خداداد پاکستان ''سرزمین بے آئین'' کا نقشہ پیش کررہی ہے۔حکومت اور اپوزیشن کے درمیان محاذ آرائی زوروں پر ہے بلکہ یوں کہیے کہ ملک کے اعلیٰ ترین اداروں پارلیمنٹ' صدر پاکستان اور فوج کے درمیان حالت جنگ جیسی کیفیت ہے۔اور ملک اقتصادی اور سیاسی اعتبار سے تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔

المختصر اکتوبر ۲۰۰۲ء کے انتخابات میں پاکستان کی متعدد دینی سیاسی جماعتوں نے عالمی حالات اور ملکی نازک صورتحال کا جائزہ لے کر اور ایک عظیم اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے متحدہ مجلس عمل کے پلیٹ فارم سے انتخابات میں حصہ لیا اور عوام کو یہ منشور پیش کیا کہ ہم تخلیق پاکستان کے عظیم مقصد یعنی اسلامی قوانین کا نفاذ اقتدار میں آکر کریں گے اور خدا کی زمین پر خدا کا نظام ہی سپریم لاء ہوگا۔ چنانچہ تمام پاکستان میں بالعموم اور صوبہ سرحد و بلوچستان میں بالخصوص عوام نے اس اتحاد کی بھرپور پذیرائی کی اور پاکستان کی انتخابی تاریخ میں پہلی دفعہ علماء اور دیندار حضرات کی ایک بڑی تعداد اسمبلیوں میں پہنچی۔لیکن مغرب پرست حکمرانوں کیلئے یہ تبدیلی انتہائی کڑوی ثابت ہوئی اور خصوصاً ان کے آقا امریکہ و مغرب اس پر کافی سیخ پا بھی ہوئے کیونکہ ان کیلئے علماء اور اسلامی نظام کی کامیابی ایک خطرناک پیغام کی حیثیت رکھتا ہے' چنانچہ روز اول ہی سے جنرل مشرف اور ان کے سرپرست اور مغرب زدہ مشیر مختلف حیلوں سے مجلس عمل کی راہ میں روڑے اٹکاتے رہے۔ مگر بالآخر صوبہ سرحد میں بلاشرکت غیرے متحدہ مجلس عمل کی حکومت بن گئی اور بلوچستان میں مخلوط حکومت۔ چنانچہ سرحد حکومت نے انتہائی قلیل وقت میں مسودہ قانون یعنی شریعت بل تیار کیا اور پھر اس کو متفقہ طور پر اسمبلی سے پاس بھی کرایا۔سرحد اسمبلی نے اپنے دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے حتی الوسع ایسا جامع مسودہ قانون تیار کیا جس سے ان حالات میں بہتر خاکہ پیش نہیں کیا جاسکتا تھا۔

انتخابات کے نتائج سے یہ بات معلوم تھی کہ مجلس عمل کی حکومت صوبہ سرحد میں بنے گی اور ظاہر ہے کہ ان کی ترجیحات بھی وہی ہونگی جس نعرے پر انہوں نے ووٹ حاصل کئے تھے چنانچہ اسی وقت سے سازشی عناصر سازشوں کے تانے بانے بنتے رہے اور عین شریعت بل کے پیش ہوتے ہی سرحد میں ایک بھرپور سازش کے تحت ناظمین نے جعلی استعفوں کا ڈرامہ رچایا۔اس ڈرامے کے پیچھے وفاقی حکومت اور اعلیٰ حکام ہی کارفرما تھے۔انہی کی طرح دوسری سیکولر اور دین و مذہب بیزار قوتوں کو بھی یہ شریعت بل ہضم نہیں ہورہا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر بھی اس کے خلاف ہنگامہ کھڑا کردیا گیا اور اب بھی بہت بڑی مخالفانہ وابلیسانہ مہم شروع ہے۔لیکن ان سب کے علی الرغم سرحد اسمبلی نے وہ تاریخی کارنامہ انجام دیا' جو کہ تاریخ پاکستان میں سنہرے حروف سے لکھا جائیگا اور 2 جون کی صبح ایک حیات تازہ کی نوید لیکر طلوع ہوئی۔

اب جبکہ شریعت بل منظور ہو چکا ہے۔ اب اہم ترین مرحلہ اس پر عمل درآمد کا ہے تاکہ عوام

اس بہارنو کے تازہ جھونکوں اور عطر بیز ہواؤں سے حقیقتاً معطر ہوسکیں۔صرف زبانی جمع خرچ اور قرارداد کی منظوری تک ہی بات محدود نہ ہو' اس کیلئے مجلس عمل کے زعما اور سرحد حکومت کو انتہائی محنت کرنی ہوگی اور انہیں پل صراط سے گزرنا ہوگا اور اسکے ساتھ امریکہ' عالم کفر' مخالف وفاقی حکومت' گورنر سرحد اور بہت سے شیطانی چیلے اس نظام کو آسانی سے کامیاب ہونے بھی نہیں دیں گے اور آئے دن طرح طرح کی سازشوں اور ہتھکنڈوں سے اس کو ناکام بنانے کی کوشش کریں گے اور یہ بھی اندیشہ ہے کہ مستقبل قریب میں لادین سیاسی جماعتوں اور وفاق کی جانب سے ایک بڑا طوفان بھی سرحد حکومت کے خلاف اٹھایا جائیگا۔ان حالات میں صوبائی حکومت اور مجلس عمل کو چاہیے کہ وہ کسی بھی طرح سے کسی جزوی یا غیر ضروری اور فروعی مسائل میں نہ الجھیں اور اپنی تمام تر توجہ نفاذ شریعت کے عملی اقدامات کی طرف مبذول کرائیں' ورنہ یہ ایک تاریخی موقع ہے اگر ہاتھ سے گیا تو پھر شاید وباید۔

رفتم کہ خار از پا کشم محمل نہاں شد از نظر　　یک لحظہ گر غافل شدم صد سالہ راہم دور شد

پشاور میں جماعت اسلامی کے کارکنوں کی ہنگامہ آرائی

ان دنوں پورے ملک کے پریس اور خصوصاً عالمی میڈیا میں یہ بات موضوع بحث بنی ہوئی ہے کہ اگر صوبہ سرحد میں شریعت بل کا نفاذ عملاً ہوگیا تو لوگوں کی املاک اور کاروباری اداروں کا کیا مستقبل ہوگا؟ اور اس کے علاوہ بھی طرح طرح کے الزامات' خدشات وخرافات کا طوفان بھی اٹھایا جارہا ہے۔لیکن اس طوفان کے اٹھانے اور مخالفین کو انگشت نمائی کا موقع فراہم کرنے کا سہرا جماعت اسلامی پاکستان کے سر پر ہے۔جو کہ خود کو لبرل' ماڈرن' آزاد خیال اور منظم اور بااصول اسلامی جماعت کہلانے کی ''دعویدار'' ہے اور متحدہ مجلس عمل کی اہم بڑی جماعت میں اس کا شمار بھی ہوتا ہے۔اس جماعت کے اعلیٰ عہدیداروں' ایم این ایز' اور پارٹی ورکروں نے (عین ان دنوں جب اسمبلی میں شریعت بل پیش ہونے والا تھا) ایک بڑے ہجوم کی صورت میں پشاور میں مختلف ملکی اور غیر ملکی کمپنیوں کے لاکھوں روپوں کے سائن بورڈز اور اشتہاری پوسٹرز وغیرہ تباہ وبرباد کرکے توڑ ڈالے اور اس کے ساتھ پورے شہر کو اپنے مسلح ورکروں اور ڈنڈا بردار غنڈوں کے ذریعے سے ہراساں بھی کیا۔اس ناعاقبت اندیش حرکت سے صوبہ سرحد اور خصوصاً پشاور کے شہریوں اور کاروباری حلقوں اور مجلس عمل کے عام دیندار ووٹروں پر انتہائی غلط تاثر قائم ہوا۔اور خود مجلس عمل کے مرکزی قائدین اور صوبائی حکومت بھی اپنے ہی شریک اقتدار نادان دوستوں کی اس نازیبا حرکت پر حیراں وپریشاں ہوگئی۔

مقام تعجب ہے کہ یہ ''حرکت دانستہ یا غیر دانستہ'' کن وجوہات اور کن مصلحتوں کی بناء پر شریعت بل کے پیش ہونے سے ایک روز قبل کی گئی۔اس حرکت سے دنیا کو' وفاقی حکومت اور کاروباری حلقوں کو کون سا پیغام دینا مقصود تھا؟ اس اقدام سے مجلس عمل کے اتحاد کو کون سی تقویت فراہم کی گئی؟ حقیقت میں اس واقعہ سے صوبائی حکومت کی پورے